اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ :- الفضل لاہور

الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳
سہ ماہی ۷
ماہوار ۲½

فی پرچہ ۱/

یوم شنبہ

۱۶ رجب ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ | ۱۲ شہادت ۱۳۳۱ ہش - ۱۲ اپریل ۱۹۵۲ء | نمبر ۸۹

بلوچستان میں رفاہ عامہ کی سکیمیں

کوئٹہ ۱۱ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بلوچستان کی حکومت کی طرف سے کوئٹہ اور اس کے مضافات میں رفاہِ عامہ کی سکیموں کے لئے چھ لاکھ روپے کی رقم منظور کی گئی ہے۔ یہ سکیمیں .... ۱۹۵۳ء تک مکمل ہوں گی۔ ان کے تحت ایک دو منزلہ سرکٹ ہاؤس نئی سڑکوں کی تعمیر اور کوئٹہ کے سول ہسپتال اور سینیٹوریم میں وارڈوں کی توسیع شامل ہے۔ (اسٹار)

بگوش اقوام متحدہ کے فیصلہ کا انتظار کر رہے ہیں

پیرس ۱۱ اپریل۔ ٹیونس کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ صلاح الدین بگوش اپنی کابینہ کے ارکان کے ناموں کا اعلان اس لئے نہیں کر رہے کہ انہیں حفاظتی کونسل میں ٹیونس کی شکایت کے نتیجہ کا انتظار ہے۔ بگوش نے قبل از وقت اس کی وضاحت اس لئے نہیں کی تھی۔ کہ وہ فرانسیسیوں کے احساسات کو ٹھیس نہیں لگانا چاہتے تھے۔ اور یہ الزام بھی نہیں لینا چاہتے۔ کہ انہوں نے اقوام متحدہ کے فیصلے پر اثر ڈالا ہے۔ (اسٹار)

لاہور ۱۱ اپریل۔ پنجاب اور مشرقی پنجاب کے اعلیٰ افسروں کی چار روزہ کانفرنس آج حد بندی کے سوال پر غور کرنے کے لئے شروع ہوئی۔

مشرقی پاکستان سے خیر سگالی کا ایک وفد مغربی پاکستان بھیجا جائے گا

کراچی ۱۱ اپریل۔ مشرقی پاکستان مسلم لیگ کا ۳۰ ممبروں کا وفد جو آجکل کراچی آیا ہوا ہے۔ ان کے ایک ترجمان نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ عنقریب مشرقی پاکستان کی مسلم لیگ کی طرف سے ایک خیر سگالی کا وفد مغربی پاکستان بھیجا جائیگا۔ جو مسئلہ زبان کے متعلق پیدا شدہ غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریگا۔ یہ وفد صوبہ سرحد۔ بلوچستان۔ پنجاب اور سندھ کا دورہ کریگا۔ مختلف نقطہ ہائے خیال کے لیڈروں سے ملاقات کر کے زبان کے سلسلے میں اپنی پالیسی کی وضاحت کریگا۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ مشرقی پاکستان کے لوگ بھی مغربی پاکستان کے لوگوں کی طرح اپنے وطن سے محبت کرتے ہیں۔ وہ لوگ اردو کے خلاف نہیں بلکہ اردو کے ساتھ ساتھ بنگالی کو بھی سرکاری زبان بنانے کے حق میں ہیں۔

مسئلہ تونس کو سلامتی کونسل کے ایجنڈے میں شامل کرنے کا فیصلہ پھر ملتوی کر دیا گیا

نیویارک ۱۱ اپریل۔ سلامتی کونسل نے مسئلہ تونس کو ایجنڈے میں شامل کرنے کا فیصلہ پھر ملتوی کر دیا۔ سلامتی کونسل کے موجودہ صدر پروفیسر بخاری نے آئندہ اجلاس کی تاریخ مقرر کئے بغیر مجبوراً اجلاس برخاست کر دیا۔ برطانیہ اور فرانس کے نمائندوں نے اعلان کیا۔ کہ وہ مسئلہ تونس کو ایجنڈے میں شامل کرنے کے سوال کی مخالفت کریں گے۔ اس کے علاوہ امریکہ۔ ہالینڈ۔ یونان اور ترکی نے غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا۔ روس اور چین نے عرب ایشیائی بلاک کی حمایت کی۔ اجلاس کے اختتام پر پاکستان کے نمائندے پروفیسر بخاری نے کہا۔ کہ سلامتی کونسل بحث و تمحیص کی آزادی کو کچل رہی ہے۔ مسئلہ تونس کی اصل صورت حال معلوم کرنے کی بجائے عام سیاسی مسائل کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ روسی نمائندے نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانیہ اور امریکہ ضمیر فروشی سے کام لے کر تونس کی تحریک کو کچلنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۱۱ اپریل۔ خیال ہے۔ کہ اس سال ہندوستان ۵ لاکھ ٹن غلہ درآمد کرے گا۔

مشرقی پاکستان میں ۱۱ لاکھ ٹن شکر تیار کی جائیگی

ڈھاکہ ۱۱ اپریل۔ اس سال مشرقی پاکستان میں گیارہ لاکھ من شکر تیار ہوگی۔ پچھلے سال پانچ لاکھ من شکر تیار کی گئی تھی۔ حکومت شکر کے دو نئے کارخانے قائم کر رہی ہے۔ دو کارخانے ان کے علاوہ ہوں گے

پنجاب میں مزید بجلی گھر قائم کرنے کے منصوبے

لاہور ۱۱ اپریل۔ حکومت پنجاب نہری آبشاروں سے مزید بجلی پیدا کرنے کے منصوبوں پر غور کر رہی ہے۔ گوجرانوالہ کے قریب پن بجلی کا ایک کارخانہ قائم کیا جائے گا۔ جس سے ۲۰۰۰ کلوواٹ بجلی فراہم ہوگی۔ یہ مقدار رسول کے بجلی گھر سے دستیاب ہونے والی بجلی کی مقدار سے ۲۰۰۰ کلوواٹ زیادہ ہے۔ کام شروع ہو چکا ہے۔ متذکرہ کارخانہ گوجرانوالہ سے ۲ میل کے فاصلہ پر اپر چناب کی آبشار پر قائم کیا جائیگا۔ اس کے علاوہ دوسری نہروں کی آبشاروں پر بھی اسی قسم کے بجلی گھر قائم کرنے کی تجاویز زیر غور ہیں۔

پاکستان کو بہر حال صنعتی ملک بنایا جائیگا

(وزیر خزانہ)

کراچی ۱۱ اپریل۔ وزیر اعظم پاکستان نے روزنامہ اخبارات کے ایڈیٹروں کی جو کانفرنس بلائی ہے۔ اس میں تقریر کرتے ہوئے وزیر خزانہ مسٹر محمد علی نے ایڈیٹروں سے اپیل کی کہ وہ قومی بجٹ کی سکیموں کو کامیاب کرنے کے لئے رائے عامہ کو ہموار کریں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ پاکستان تو بہر حال ایک صنعتی ملک بنایا جائیگا۔ اس لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ روپیہ جمع کر کے ملک کی صنعتی ترقی پر صرف کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی حالت تاحال تشویشناک ہے

احباب انفرادی اور اجتماعی دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۱ اپریل مکرم جناب ناظر صاحب اعلیٰ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں :-

حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا العالی کو گذشتہ رات کچھ عرصہ کے لئے گہری نیند آئی۔ آج صبح حرارت کا درجہ ۹۹.۴ تھا۔ مگر بعد میں نارمل سے بھی نیچے گر گیا جس سے بہت تشویش پیدا ہوئی۔ مگر پھر بڑھنا شروع ہو گیا۔ کمزوری اور تنفس بدستور ہے۔ ڈاکٹر غلام حیدر صاحب لاہور سے تشریف لائے۔ جنہوں نے خون کا ٹسٹ کیا۔ (وقت 5-4 پی-ایم)

تار کے انگریزی الفاظ حسب ذیل ہیں :-

Hazrat Amman Jan had some sound sleep last night. Today morning Temperature was 99/4 But later it fell to below normal causing anxiety. But began rising again weakness and respiration continue same. Doctor Ghulam Haider came from Lahore to test blood.

احباب اپنی درد مندانہ دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضرت ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کے قیمتی اور بابرکت وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

جنیوا ۱۱ اپریل۔ اقوام متحدہ کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم جنہوں نے پچھلے دنوں دونوں حکومتوں کے نمائندوں سے کشمیر سے اپنی اپنی فوجیں ہٹانے کے سلسلے میں بات چیت کی تھی۔ اگلے ہفتے اپنی رپورٹ سلامتی کونسل کو پیش کر دیں گے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی-اے-ایل ایل-بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس ایبٹ روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

انڈونیشیا کے شاندار وعدوں کی اطلاع

تحریک جدید کے چندے میں مشرقی افریقہ کے ایک دوست نے اپنی اراضی ربوہ دیدی

بیرونی ممالک کی جماعتوں کے لئے سابقون الاولون میں آنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہے

سید شاہ محمد صاحب مبلغ انڈونیشیا کی جماعتوں کے تحریک جدید کے وعدوں کے بارہ میں لکھتے ہیں۔

تحریک جدید کے نئے سال کے لئے اس وقت تک (۲۰ مارچ ۵۲ء) مندرجہ ذیل دس جماعتوں کی طرف سے وعدے آچکے ہیں۔ مکمل ہوجانے پر تمام جماعتوں کے وعدے اکٹھے ارسال کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جاکرتا۔ بوگور۔ جی سلاڈا۔ بانڈونگ۔ گاروت۔ پوروکرتو۔ جوگجاکرتا۔ سورابایا۔ یہ سب جاوا کی جماعتیں ہیں۔ ان کے علاوہ سماٹرا سے لاہٹ کا وعدہ آچکا ہے۔ اور وسطی سماٹرا سے پاڈانگ کے وعدہ کی رقم کی اطلاع ملی ہے۔ ان مذکورہ تمام جماعتوں کے وعدوں کی تعداد ۷۳۵۲ روپے (انڈونیشین کرنسی) ہے جو پاکستانی سکہ میں ساڑھے تیرہ ہزار سے زیادہ کا وعدہ ہے۔ امید ہے کہ اس رفتار سے ساٹھ ہزار روپے تک کے وعدے مل سکیں گے۔ خاکسار ۲۲ مارچ کو بعض جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دورہ سے واپس آنے کے بعد تمام وعدے اسم وار اکٹھے ارسال کئے جائیں گے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو کامیاب فرمائے۔ بیرونی ممالک کی دوسری جماعتیں بھی خاص توجہ فرما کر شاندار اور غیر معمولی اضافوں سے وعدوں کی فہرستیں ارسال فرمائیں اور پھر ان وعدوں کی ادائیگی بھی جلد سے جلد ہونی چاہیئے۔

ادائیگی چندہ تحریک جدید کے بارے میں بیرونی ممالک کی جماعتوں کو یہ یاد رہنا چاہیئے کہ ان کے لئے سابقون الاولون میں شامل ہونے کا وقت ۳۱ جولائی ہے۔ جن بیرونی ممالک کی جماعتوں کے چندے ۳۱ جولائی تک وصول ہوجائیں گے۔ ان کے نام سابقون الاولون کی فہرست میں حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس لئے عہدہ داران اور وعدے کرنے والے احباب کرام کو آج سے ایسا ماحول پیدا کرنا چاہیئے۔ کہ ان کا وعدہ ۳۱ جولائی تک ادا ہوجائے۔

(۲) کمپالہ مشرقی افریقہ سے ایک دوست شیخ عبدالغنی صاحب جن کے ذمہ کئی سال کا تحریک جدید کا بقایا ہے۔ اپنی دو کنال اراضی واقعہ ربوہ فروخت کر کے تحریک جدید کے بقایا وغیرہ میں روپیہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

آپ کے دو خط ملے۔ کمپالہ کے دوستوں کو بلا کر میٹنگ کر کے وعدے تحریک جدید سال ۱۸ کے لئے جاویں گے۔ میں اپنے چندہ کے بارے میں عرض کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ ربوہ میں میری دو کنال زمین ہے (واقعی دو کنال ہے) میرے میں اس وقت تو طاقت نہیں۔ کہ مکان بنا سکوں۔ نہ میرے پاس سرمایہ ہوگا۔ اور نہ میں بنا سکتا ہوں۔ ایک تو قحط سالی۔ دوسرے چندوں کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔ تیسرے رشتہ داروں کا جو ہندوستان یعنی مشرقی پنجاب سے برباد ہوکر پاکستان آئے ہیں۔ ان کی دیکھ بھال بھی ضروری ہے۔ اس جگہ خدا کے فضل و کرم سے مہمان آتے جاتے رہتے ہیں۔ مبلغین کو تو میں نے کہہ دیا ہے۔ کہ میرا مکان آپ لوگوں کے لئے وقف اور ہر وقت کھلا ہے۔ جب تک چاہو۔ رہو۔ کھاؤ۔ پیو۔ مزا کرو۔ اب میں یہ چاہتا ہوں کہ دو کنال اراضی ربوہ فروخت کر کے تحریک جدید کے حوالہ کر دوں۔ یا تحریک جدید کے لئے وقف کر دوں۔ اگر اچھی سے اچھی قیمت آجائے۔ تو میرا بقایا بھی ادا ہو جائے۔ اور آئندہ کے واسطے کچھ بہتر ہو جائے۔ میری تحریک کے چندوں کی رقم بہت زیادہ ہے دوسری رقومات سے۔ میری یہ خوشی سمجھو یا کھیل سمجھو۔ میں یہی چاہتا ہوں کہ میری آمدنی کا اکثر حصہ سلسلہ کے کام آوے۔ مجھ کو اس دنیا میں جائداد بنانا جس سے انسان کے دل میں تکبر پیدا ہو پسند نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ خاتمہ بالخیر ہو آمین ثم آمین۔ میں نے سلسلہ کا کوئی خاص کام اپنی زندگی میں نہیں کیا شوق ہے کہ کروں۔ اگر خداوند کریم مجھ کو صحت اور زندگی بخشے تو اس پروردگار کے آگے کوئی بات ان ہونی نہیں۔

اچھا میں اجازت دیتا ہوں کہ آپ میری زمین فروخت کر کے تحریک جدید کے حساب میں جمع کر دیں حضور کی خدمت بابرکت میں میرے لئے اور میرے اہل و عیال کے لئے دعا کی درخواست کریں۔ خاکسار نے حضور کی خدمت میں ان کی یہ چٹھی پیش کی۔ تو اپنی قلم مبارک سے رقم فرمایا

"بے شک فروخت کر کے چندہ میں دے دی جائے"

یہ اراضی محلہ دارالصدر میں نہایت عمدہ اور بہترین موقعہ پر ہے۔ جو دوست ربوہ میں یہ اراضی لینا چاہیں وہ وکیل المال تحریک جدید ربوہ سے خط و کتابت کر کے قیمت وغیرہ کا فیصلہ کریں۔ اگر ایک سے زیادہ خریدار ہوئے تو زیادہ قیمت ادا کرنے والے دوست کو دے دی جائے گی۔ مشرقی افریقہ اور دوسری بیرونی جماعتیں جہاں جلد سے جلد نہایت شاندار قربانی کا نمونہ اپنے امام کے حضور پیش کرتے ہوئے حضور کی خوشنودی اور دعا حاصل کرنے والے ہوں۔ وہاں وہ اپنے وعدوں کی ادائیگی بھی جلد تر فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

"ہر خادم کم از کم پندرہ روز سال رواں میں تبلیغ کے لئے وقف کرے" کیا آپ نے خلیفۂ وقت کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اپنا نام پیش کر دیا ہے؟

مہتمم تبلیغ
مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

بقیہ صفحہ ۳

اس سے ثابت ہے کہ آپ کا مطلب صرف یہ ہے کہ آپکی ذات میں صرف کمالات محمدیہ منعکس ہوئے ہیں۔ نہ یہ کہ آپ بذات خود وہی محمد مصطفےٰ مکی مدنی ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن کریم نازل ہوئی چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسی دین اسلام کی تجدید و احیا کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اس لئے آپ کو بروزی رنگ میں وہ جمیع کمالات محمدیہ عطا ہوئے ہیں۔ اسلئے آپ کا نام محمد بھی ہے بعینہٖ اسی طرح جس طرح مثلاً ایک شخص کے بیٹے میں وہی اوصاف ہوں تو ہم بیٹے کو باپ کا نام دے دیتے ہیں۔ حالانکہ باپ باپ ہی رہتا ہے اور بیٹا بیٹا۔ اس لئے یہ سراسر جھوٹ ہے کہ احمدی اس محمدؐ کا کلمہ نہیں پڑھتے ہیں۔ جس کا کلمہ باقی مسلمان پڑھتے ہیں البتہ یہ فرق ضرور ہے کہ باقی مسلمان کہلانے والے صرف زبان سے پڑھتے ہیں۔ مگر ہم تصدیق بالقلب بھی کرتے ہیں اور اس کے مطابق عمل بھی کرتے ہیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت کے لئے صدقہ و دعا

ناصر آباد اسٹیٹ (سندھ)

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے جماعت احمدیہ ناصر آباد سٹیٹ سندھ کی طرف سے مسلسل دعاؤں کا سلسلہ جاری ہے۔ ۴/۴/۵۲ بروز جمعہ اجتماعی دعا کی گئی۔ اور تین بکرے جماعت کی طرف سے بطور صدقہ ذبح کر کے گوشت غربا میں تقسیم کیا گیا۔ اور کچھ روپے بھی غربا میں تقسیم کئے گئے۔ خاکسار فضل دین

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ناصر آباد سٹیٹ سندھ

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا ماہانہ جلسہ مورخہ ۴/۴/۵۲ بروز جمعہ بعد نماز جمعہ بمقام انجمن احمدیہ منعقد ہوا جلسہ کے بعد حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے اجتماعی دعا کی گئی دعا کے بعد صدقے کی تحریک کی گئی۔ رقوم اکٹھی ہونے پر ایک بکرا صدقہ دیا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ حضرت ممدوحہ کو ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔ آمین (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ راولپنڈی)

اعلان

سندھ ویجیٹیبل آئلز اینڈ پروڈکٹس کمپنی لمیٹڈ ربوہ کا ایک غیر معمولی جنرل اجلاس مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۵۲ء بروز منگل بوقت ۹ بجے صبح کمپنی کے دفتر میں ہو رہا ہے۔ جملہ حصہ داران کمپنی سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی اس اجلاس میں ضرور شرکت فرما کر اپنے اپنے مشورہ سے مستفید فرمائیں۔ باوجود اس بات کے جانتے ہوئے کہ اس کمپنی میں آپ کا ہی روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ آپ اس کے کاروبار میں دلچسپی نہیں لے رہے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اخبار یہ اعلان کرایا جا رہا ہے۔ رجسٹرڈ نوٹس بھی بذریعہ ڈاک ہر ایک حصہ دار کے نام علیحدہ علیحدہ بھجوایا جا رہا ہے۔

چیئرمین سندھ ویجیٹیبل آئلز اینڈ پروڈکٹس کمپنی ربوہ

درخواست دعا: میرے والد بزرگوار سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور دل کے دورے کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ اور سر گنگا رام ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔ بشیر احمد

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۵۲ء

نمونے کا اعادہ

(۲)

کل ہم نے الفضل میں عرض کیا تھا کہ اکثر بزرگان اسلام نے الٰہی اشارہ کے ماتحت اپنا نام محمدؐ رکھا ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ بزرگ اپنے آپ میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح کا حلول مانتے تھے یا یہ کہ وہ سمجھتے تھے کہ وہ خود وہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جو مکہ میں عبداللہ اور آمنہ کے گھر میں پیدا ہوئے۔ اور اب دوبارہ دنیا میں نازل ہوئے ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب صرف اتنا تھا کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں صفات محمدیہ کا مظہر بنایا ہے۔ تاکہ جو دین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لائے اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے مطابق اس کی تجدید و احیا کریں۔

مثال کے طور پر ہم یہاں صرف سلسلہ محمدیہ کا ذکر کرتے ہیں۔ اس سلسلہ کا آغاز خواجہ محمد ناصر سے ہوا جو خواجہ میر درد کے والد ماجد تھے چنانچہ آپ کو اپنے ایک کشف میں حضرت امام حسنؓ نے فرمایا:۔

"ہمارا نام محمد ہے ہمارا نشان محمد ہے ہماری ذات محمد ہے۔ اور ہماری صفات صفات محمد ہیں۔ اس لئے اس طریقہ کا نام محمدیہ طریقہ ہے۔"

(علم الکتاب مصنفہ خواجہ میر درد)

پھر یہاں ایک بات اور قابل غور ہے۔ الامام المہدی کے متعلق بعض احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ عام مشہور بھی ہے کہ آپ کا نام محمد ہوگا آپ کے والد کا نام عبداللہ اور آپ کی والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔ بعض دوسری احادیث میں آپ کا نام "احمد" بھی بتایا گیا ہے۔ اور ایک مشہور حدیث میں تو آپ کا نام عیسےٰ بن مریم بھی رکھا گیا ہے۔ یعنی لا المہدی الا عیسیٰ ابن مریم۔ بعض لوگوں نے ان مختلف ناموں کی وجہ سے غلطی کھائی ہے۔ اور اس بناء پر بھی ایسی احادیث کی صحت کا انکار کر دیا ہے۔ مگر یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ الامام المہدی کے مختلف نام اسی حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں۔ جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔ یعنی کسی بزرگ کا کسی نبی یا بزرگ کا نام پانا اس لئے نہیں ہوتا کہ وہ نبی وہی ہے۔ یا اس کی روح اس میں حلول کر آئی ہے۔ جس کا نام اس نے پایا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ اس نبی یا بزرگ کے اوصاف اس کی ذات میں منعکس کئے گئے ہیں۔ اس بات کو خود سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک مشہور شعر میں اس طرح واضح کیا گیا ہے۔

حسن یوسف دم عیسےٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ہم نے مختصراً یہ تمام باتیں اس لئے لکھی ہیں کہ یہاں ہمیں ایک مغالطہ کا ازالہ کرنا پیش نظر ہے۔ جو احراری فاضل احسان احمد شجاع آبادی احراریوں کا رسوائے عوام مقرر اپنی تقریروں سے پھیلا رہا ہے۔ یہ احراری گلا باز ٹھیک شعبدہ گروں کے انداز میں تقریر شروع کرتا ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام پر اور جماعت احمدیہ پر مختلف اتہامات تراشنے کے بعد مداریوں کی طرح اپنے تھیلہ سے کوئی پرچہ الفضل کا یا کوئی احمدیہ لٹریچر کا رسالہ نکالتا ہے۔ اور پھر اس کو ہوا میں مداریوں کی طرح گھما گھما کر کہتا ہے۔

"دیکھئے یہ ہے مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کی تصنیف "ایک غلطی کا ازالہ" یہ ضبط ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اس میں حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی ہے۔ اور دوستو سنو اس کتاب سے یہ بھی ثابت ہوگا کہ احمدی جو کہتے ہیں کہ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں یہ بھی غلط ہے دیکھئے اس میں لکھا ہے۔ مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کہتا ہے کہ۔

"محمد رسول اللہ والذین معه اشداء على الكفار رحماء بينهم اس وحی میں میرا نام محمدؐ رکھا گیا ہے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳)

لو یہ اپنی آنکھ سے آکر پڑھ لو میں اگر جھوٹا ہوں تو مجھے پانچ سو جوتا لگاؤ۔ کیا اب بھی تم یہی کہو گے کہ مرزائی اسی محمدؐ کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ جس کا ہم اور آپ پڑھتے ہیں۔ وہ تو اپنے نئے نویلے محمدؐ کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ اور ریاکاری سے آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم محمد مصطفےٰ مکی مدنی کا کلمہ پڑھتے ہیں کیا یہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کھلی کھلی توہین نہیں ہے۔ کیا یہ محمدؐ کے نام لیواؤں کی دلآزاری نہیں ہے۔ کیا حکومت اس کتاب کو ضبط کرے گی۔ اور پھر دیکھ لو ان کا محمدؐ الگ ہمارا الگ۔ اس لئے ان کا خدا بھی وہ نہیں جو ہمارا خدا ہے کیونکہ ہمارے خدا نے تو قرآن مجید میں کہا ہے۔ کہ میں نے صرف محمد مصطفےٰ مکی مدنی کو بھیجا ہے بتاؤ یہ کتاب ضبط ہونی چاہیئے یا نہیں۔

اس پر حاضرین میں سے تمام احراری زور سے کہتے ہیں "ہونی چاہیئے" "ہونی چاہیئے"۔ یہ تقریر ہم نے اس شجاع آبادی احراری مقرر کی زبان سے خود اپنے کانوں سے سنی ہے۔ اکثر نے سنی ہوگی۔ کیونکہ جیسا کہ معلوم ہوا ہے اس "ایجاد بندہ" پر اسے بڑا ناز ہے۔ ہم یہاں "ایک غلطی کے ازالہ" سے تمام وہ عبارت نقل کرتے ہیں جس سے ایک فقرہ علیحدہ کر کے شجاع آبادی اپنا ہوائی قلعہ تیار کرتا ہے۔ تاکہ اس افترا کی حقیقت کھل جائے۔ فھو ھذا!

"وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے هو الذي ارسل رسوله بالهدى و دين الحق ليظهره على الدين كله (دیکھو براہین صفحہ ۴۹۸) اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول پکارا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے جرى الله في حلل الانبياء یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلوں میں (دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۴) پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم۔ اس وحی میں میرا نام محمدؐ رکھا گیا۔ اور رسول بھی پھر یہ وحی اللہ ہے جو صفحہ ۵۵۷ براہین میں درج ہے۔ "دنیا میں ایک نذیر آیا" اس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔ سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرتؐ تو خاتم النبیین ہیں۔ پھر آپؐ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ بے شک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پرانا نہیں آسکتا جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں۔ اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی مانتے ہیں۔ بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بے شک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے اور آیت ولكن رسول الله وخاتم النبيين اور حدیث لا نبي بعدي اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے عقائد کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ ولكن رسول الله وخاتم النبيين اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے۔ جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے۔ اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے۔ جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے۔ اور نہ اپنے لئے بلکہ اسی کے جلال کے لئے۔ اسی لئے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ محمدؐ کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی۔ گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو پس یہ آیت کہ ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين اس کے معنے یہ ہیں کہ ليس محمد ابا احد من رجال الدنيا ولكن هو اب لرجال الاخرة لانه خاتم النبيين ولا سبيل الى فيوض الله من غير توسطه غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے۔ نہ میرے نفس کے رو سے۔ اور یہ نام بحیثیت فنافی الرسول مجھے ملا ہے۔ لہٰذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا۔" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳-۵)

اب اس عبارت کو دیکھئے اور اس افترا کو دیکھئے جو احراری گھڑ گھڑ کر عوام کو احمدیت کے خلاف اشتعال دلاتا ہے۔ پھر اسی رسالہ کے آخری الفاظ بھی ملاحظہ ہوں۔

"مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے۔ اور اسی بناء پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا۔ مگر بروزی صورت میں میرا نفس درمیان نہیں ہے۔ بلکہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمدؐ کی چیز محمد کے پاس ہی رہی علیہ الصلوٰۃ والسلام"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱۱)

اسی رسالہ کے صفحہ ۱۰ پر حضور اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا۔ سو وہ ظاہر ہو گیا۔" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۱۱)

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

فرقہ مہدویہ کے عقائد

از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی

(۲)

مہدی کے اصحاب کا درجہ

فرقہ مہدویہ سے تعلق رکھنے والے لوگ مہدی کے اصحاب کا درجہ بھی بہت بلند یقین کرتے ہیں۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:۔

"مہدی موعود خلیفۃ اللہ مبعوث من اللہ معصوم عن الخطا سید امت محمدیہ ہونے پر سینکڑوں احادیث صحیحہ وارد ہونے سے اصحاب و اہل بیت و تابعین و اولیاء کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین اس جناب کو ہمارے امام کے ظہور و دعوے تک انبیاء کے طور سے ذکر کئے ہیں۔ نہ صرف اولیاء کے چنانچہ ولائت مآب علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ مہدی کے اصحاب پر نہ اول والے سبقت کریں گے نہ آگے آنے والے ان کو پہونچیں گے۔ جب اصحاب مہدی اگلوں کے برابر اور پچھلوں سے بڑھ کر ہیں تو مہدی جن کے سبب سے ان کو وہ مرتبہ ملا ہے کیا رتبہ رکھیں گے اور یہ کلام مرتضوی تفسیر اس حدیث کی ہے جو رسول نے فرمائے میری امت کے تین طبقے ہیں ان میں دوسرے طبقے والے کہ جن کا مہدی مددگار ہے سب سے زیادہ ثواب و مرتبہ حاصل کریں گے۔"

(ختم الہدیٰ سبیل السواء ص۲۷۴)

امام مہدی کے کام

اس کتاب میں امام مہدی کے کاموں سے متعلق بھی بہت کچھ بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

"ہمارے امام مہدی موعود ہیں اور تابع محمد مصطفیٰ کے ہیں کہ کوئی فعل یا قول آپ کا خلاف قرآن شریف و حدیث نہیں ہے۔ اور بیان آیات متشابہات جو مراد اللہ ہے آپ کا کام ہے اور جو احکام کے متعلق خاص ولایت محمدیہ کہ ہے ان کا بیان آپ کے واسطے ہے پس جو مفسر یا محدث یا مجتہد آپ کے خلاف بیان کرے مخطی ہے نہ یہ کہ حق شریعت تازہ ہمارے امام لائے ہیں۔"

(ختم الہدیٰ سبیل السواء ص۹۲)

اس کے اگلے صفحہ پر مرقوم ہے:۔

"احادیث و اقوال متقدمین سے ثابت ہوا کہ مہدی سے دین کمال کو پہنچے گا اور مہدی قائم مقام رسول کے ہے اور جو حکم مہدی کرے گا اگر آپ ہوتے وہی حکم کرتے۔" (ختم الہدیٰ سبیل السواء ص۹۳)

ایک اور مقام پر سید شاہ محمد صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"رسول فرمائے (مہدی) میری موافقت کرے گا اور فرمائے کہ جیسے ہم سے دین کھلا ہے ایسا اس کو کمال کو پہنچائیگا۔"

(ختم الہدیٰ سبیل السواء ص۶۹)

ایک اور مقام پر لکھا ہے:۔

جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم مہدی کو خلیفۃ اللہ مبعوث من اللہ اور معصوم عن الخطار اور دین کو کمال تک پہنچانے والا اور امت کو ہلاکت سے بچانے والا فرماتے۔"

(ختم الہدیٰ سبیل السواء ص۸۳)

نیز یہ بھی مرقوم ہے:۔

"مہدی اپنے آگے کے بدعات اور مجتہدوں سے اختلافات یوں اٹھا دیں گے جیسا رسول اللہ اپنے آگے کے اختلافات کو دفعہ کئے۔ گویا مہدی موعود اسلام تازہ بنا دیں گے۔"

(ختم الہدیٰ سبیل السواء ص۲۷۶)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے:۔

"اندھوں کو روز روشن کب نظر آتا ہے۔ سچ ہے۔ ہمارے امام کی مہدویت مانند روز روشن کے ہے خاص مبین مراد اللہ و مراد رسول اللہ آپ ہی ہیں اور آپ کا دعویٰ یہی تھا کہ میں تابع تام رسول اللہ ہوں۔ اور قرآن سے احکام ولائت مراد اللہ اور احادیث سے مراد رسول اللہ بیان کرنا میرا کام ہے اور ویسا ہی ہوا کہ آپ کا فرمان بیان کلام اللہ اور کلام رسول اللہ ہے۔ پھر شریعت تازہ کہاں کہ ناسخ شریعت محمدیہ ہو۔"

(ختم الہدیٰ سبیل السواء ص۳۰۱)

امام مہدی کا ذکر قرآن کریم میں

سید شاہ محمد صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"معلوم رہے کہ قرآن و حدیث میں ذکر خاتم الاولیاء کا ایسا ہے جیسا آیات کتب سابقہ اور اقوال انبیاء ماضیہ میں خاتم النبیین کا ذکر ہے۔"

(ختم الہدیٰ سبیل السواء ص۲۹۳)

امام مہدی کا حکم

امام مہدی کے حکم سے متعلق مہدویوں کا یہ عقیدہ ہے کہ:۔

"ابو الاحبار نے فرمایا میں کتب انبیاء میں بھی دیکھتا ہوں کہ مہدی کا ذکر یوں ہے کہ آپ کا حکم بے عیب ہے یعنی قطعی۔"

(ختم الہدیٰ سبیل السواء ص۲۷۶)

امام مہدی اور احادیث

امام مہدی کا احادیث کے متعلق کیا نظریہ ہوگا اس سے متعلق اس کتاب میں مرقوم ہے کہ:۔

"جو حدیث آپ کے موافق ہوئی صحیح ہے اور جو مخالف ہوئی ساقط الاعتبار ہے۔ کیونکہ مہدی کا خلیفۃ اللہ ہونا اور مبعوث من اللہ ہونا اور خطا سے معصوم ہونا قطعی ہے۔"

(ختم الہدیٰ سبیل السواء ص۲۷۶)

امام مہدی کا علم

اس کتاب میں مہدی کے علم سے متعلق مرقوم ہے:۔

"جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم مہدی کو خلیفۃ اللہ مبعوث من اللہ اور معصوم عن الخطار اور دین کو کمال کو پہنچانے والا اور امت کو ہلاکت سے بچانے والا فرماتے ہیں پس چاہیئے کہ جس کا خلیفۃ اللہ ہونا اور عصمت منفی ہے اس کا علم قطعی ہو۔ اس لئے یواقیت ص۶۵ دین مبحث میں شیخ اکبر کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مہدی کبھی اپنی طرف سے کچھ نہ کہے گا۔"

(ختم الہدیٰ سبیل السواء ص۸۳)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

"شیخ فرماتے ہیں کہ:۔ خاتم الرسل بھی خاتم الاولیاء سے علم اخذ کرتے ہیں۔ اس سے مراد علم معرفت صفات و ذات و ربوبیت الٰہی عز اسمہ ہے نہ علم ظاہری شرع۔"

(ختم الہدیٰ سبیل السواء ص۲۸۱)

ایک مقام پر یہ لکھا ہے کہ:۔

"جیسا خاتم الانبیاء کے مشکوٰۃ سے سب انبیاء اور اولیاء وغیرہ علم اسرار دیکھتے ہیں ایسا ہی خاتم الانبیاء، خاتم الاولیاء کے مشکوٰۃ سے دیکھتے ہیں۔ کس لئے کہ خاتم الانبیاء کو فیض واسطہ سے پہنچا ہے۔ اور خاتم الولی کو بلا واسطہ۔ پس ضروری ہے کہ جس کو واسطہ سے فیضان علمیہ ہو بلا واسطہ فیض لینے والے سے اس کو حاصل کرے۔ اس لئے وراثت خاتم الولی کی بمنزلہ رسالت ہے۔"

(ختم الہدیٰ سبیل السواء ص۲۸۴)

علماء اور امام مہدی

مہدویوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ امام مہدی کا حکم علماء کے مذہب کے مخالف ہوگا۔ اس وجہ سے وہ اس کی مخالفت کریں گے۔ جیسا کہ لکھا ہے:۔

"حکم مہدی کا بہت حکموں میں علماء کے مذہب کے مخالف رہے گا۔ اس لئے مہدی سے علماء کشیدہ رہیں گے۔"

(ختم الہدیٰ سبیل السواء ص۲۳)

"جو حکم مہدی کرے گا اگر آپ (یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) ہوتے وہی حکم کرتے اور ضروری ہے کہ علماء مہدی سے پنجہ کشی کریں اور مہدی خطاء سے معصوم اور نبی متبع ہیں اور بے حکم خدا کے کچھ کہنے والے نہیں۔ کیونکہ قیاس اور رائے ان کے واسطے ہے جو نبی نہ ہو اور مہدی کا کام ہے کہ اپنے آگے کے اختلافات کو جو مجتہدوں اور علماء وغیرہ میں ہوا ہے اٹھا کر خاص رسول کی پیروی پر دین خالص بنا دے۔"

(ختم الہدیٰ سبیل السواء ص۲۳)

دجال سے متعلق مہدویوں کا نظریہ

دجال سے متعلق مہدوی فرقہ سے تعلق رکھنے والوں کا جو نظریہ ہے۔ وہ سید شاہ محمد صاحب مہدوی نے مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے:۔

دجال کی تعریف امام محمد غزالی مختصر الفاظ میں فرماتے ہیں کہ:۔

واعلم ان من رغب فی طلب الدنیا واقبل علی الریاست واعرض عن الاخرۃ فھو دجال

اور اس کے نیچے دین کے امام کی تعریف یوں فرماتے ہیں کہ:۔

والامام الدین اذ ھو الذی یقتدی بہ فی الاعراض عن الدنیا والاقبال علی اللہ تعالےٰ کالانبیاء والصحابۃ والسلف انتھی۔ ان دونوں عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جو کہ آخرت کو چھوڑ کر دنیا کی ریاست ہی طلب کرے دجال ہے اور جو دنیا سے پھر اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کرنے میں اقتدار چاہے مانند انبیاء اور صحابہ و سلف کے امام دین ہے۔ اب اہل انصاف کو چاہئے کہ دجال دنیا کی طلب کی اقتدار چھوڑ کر امام دین کی متابعت کرے تاکہ راہ حق ملے۔"

(ختم الہدیٰ سبیل السواء ص۶۹)

ایک اور مقام پہ لکھا ہے:۔ "ہمارے امام طالب دنیا کو کفر اور طالب دنیا کو کافر فرماتے۔"

(ختم الہدیٰ سبیل السواء ص۲۷۳)

اس سے ظاہر ہے کہ فرقہ مہدویہ کا دجال سے متعلق نظریہ احمدیوں اور دوسرے مومنوں کے سراسر خلاف ہے۔ (باقی)

تعلیم الاسلام کالج لاہور کی سالانہ روئیداد

نتائج۔ تعداد طلباء، علمی مشاغل اور کھیلوں کے لحاظ سے نمایاں ترقی

(۱)

(تعلیم الاسلام کالج لاہور کی یہ سالانہ روئیداد جلسہ تقسیم اسناد (۳۰ مارچ) کی تقریب پر صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمدؐ صاحب ایم۔ اے پرنسپل کالج ہذا نے پیش فرمائی)

صاحب صدر و معزز حضرات! گذشتہ موقعوں پر سالانہ رپورٹیں پیش کرتے ہوئے مجھے بہت سی ان مشکلات کا ذکر کرنا پڑتا رہا ہے۔ جو "ہجرت" کے سانحہ جیسے چپک کر رہ گئی ہوں۔ اور جن میں سے ہمیں بھی ایک مہاجر تعلیمی ادارہ کی حیثیت سے گزرنا پڑ رہا ہے۔ مگر طوفان کے تھپیڑے کھانے کی ہمیں کچھ ایسی عادت سی پڑ گئی ہے۔ کہ ان طوفانوں سے نہ کوئی شکوہ ہے نہ ساحل کی تمنا۔

کیا میں منہ موڑ لوں بپھرے ہوئے طوفانوں سے
یہ سمجھ کر کہ کناروں نے بلایا ہے مجھے

مصائب اور پریشانیاں مرد مسلم کی راہ کے دو طرفہ کانٹے ہیں۔ جو اسے بھٹکنے سے بچاتے اور اسکی توجہ کو رب رحیم و کریم پر مرکوز رکھتے ہیں۔ پس اسکی حمد و ثنا کے ترانے گاتے ہوئے کہ اس نے ہماری غفلتوں اور کوتاہیوں کی پردہ پوشی کی۔ اور ہماری حقیر و ناچیز کوششوں کو بہتر نتائج سے نوازا۔ میں ۵۱-۱۹۵۲ء کی کارگذاری پیش کرتا ہوں۔

قوم کے پڑھے لکھے فرزند اس کی روح رواں ہیں۔ اور اسکی خوبیوں یا برائیوں کے آئینہ دار۔ ہمارے مدبر اور ہمارے مفکر۔ ہمارے عالم اور ہمارے معلم ہمارے ناظم اور ہمارے قاضی ایک طرف قومی فطرت و طبیعت کا نمایاں عکس دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ تو دوسری طرف قومی فطرت و طبیعت کے ڈھالنے میں ان کا نمایاں حصہ ہے۔ پس کلیدی منصبوں پر بیٹھنے والے اس گروہ کی تربیت کا سوال نہایت اہم سوال ہے۔ اور یہ تربیت انہیں کالج کے ماحول میں مل سکتی ہے۔ جہاں نظم و آزادی کا لطیف امتزاج بہترین اخلاق پیدا کر سکتا ہے۔ پس کالج کا زمانہ قومی نقطۂ نگاہ سے نازک ترین زمانہ اور کالج کا گردوپیش مکان کے لحاظ سے اہم ترین مکان ہے۔ ناظم درسگاہ اور اساتذہ کی ذمہ داری کی نزاکت اور اہمیت کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔ تعلیم الاسلام کالج سے تعلق رکھنے والے اساتذہ کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے۔ کہ وہ قوم کے "نونہال مستقبل" کی صحیح دماغی اور جسمانی نشوونما کے لئے ایسا ماحول پیدا کریں۔ جس میں نظم و آزادی کا توازن ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ آزادی حقیقی نظم کے بغیر مادر پدر آزادی سے بدل جاتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جب تک ہم طلباء کا اخلاقی معیار بلند کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے۔ اس وقت تک قوم دوں ہمتی اور پست اخلاقی سے نجات حاصل نہیں کر سکتی۔ اگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے افسر اور ناظم دیانتدار اور جفاکش ہوں۔ تو ہمیں اپنے طلباء کو دیانتدار اور جفاکش بنانا پڑیگا۔ خواہ اس پر ہزار آزادیاں ہی کیوں قربان نہ کرنی پڑیں۔ ہم اپنی اس کوشش میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ ہم تو صرف یہ جانتے ہیں۔ کہ ہم نے ایسی کوشش ضرور کی ہے۔

نتائج:۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سال زیر رپورٹ میں تعلیم الاسلام کالج کے یونیورسٹی کے نتائج خوشکن رہے۔ اور ہر امتحان میں یونیورسٹی کی اوسط سے بڑھ کر۔

چنانچہ ایف۔ ایس۔ سی کے امتحان میں یونیورسٹی کی ۳۶۰۶ فی صدی اوسط کے بالمقابل ہمارے کالج کے کامیاب طلبا کی اوسط ۴۴۰۶ فی صدی رہی۔ نیز ہمارے چار طلباء نے بہت اعلیٰ نمبر لیکر وظیفہ حاصل کیا۔ ایف۔ اے کے امتحان میں یونیورسٹی کی ۴۳۰۲ فی صدی اوسط کے بالمقابل ہمارے کالج کی اوسط ۴۳۰۲ فی صدی رہی۔

بی۔ اے کے امتحان میں یونیورسٹی کی ۳۶۰۸ فی صدی اوسط کے بالمقابل ہمارے کالج کے کامیاب طلباء کی اوسط پچاس فی صدی رہی۔

بی۔ ایس۔ سی کے امتحان میں یونیورسٹی کی ۴۳۰۲ فی صدی اوسط کے بالمقابل ہمارے کالج کی اوسط سو فی صدی رہی۔ ہمارا ایک طالب علم مرزا بشارت احمدؐ مجموعی طور پر پنجاب بھر میں تیسرے درجہ پر رہا۔ اور وظیفہ حاصل کیا۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

مگر ان نتائج سے بھی ہمیں پوری تسلی نہیں۔ اور ہماری کوشش ہے۔ کہ ہم یونیورسٹی کے ہر امتحان میں نوے فی صدی سے زیادہ اوسط دکھائیں۔ کیونکہ اگر طلباء کی صحیح تعلیم و تربیت کا خیال رکھا جائے۔ تو یہ ناممکنات میں سے نہیں ہے۔

تعداد طلباء:۔ تقسیم ہند کے بعد ۴۸-۱۹۴۷ء میں ہمارے طلباء کی تعداد صرف ۶۰ کے لگ بھگ رہ گئی تھی۔ ۴۹-۱۹۴۸ء میں یہ تعداد بڑھ کر ۱۳۰ ہو گئی۔ ۵۰-۱۹۴۹ء میں ۲۶۷ ۵۱-۱۹۵۰ء میں ۳۲۵ اور امسال ہمارے طلباء کی تعداد ۳۷۵ ہو گئی ہے۔ لاہور کے بعض کالجوں کی نسبت یہ تعداد بہت کم ہے۔ گو آکسفورڈ اور کیمبرج کے بڑے بڑے کالجوں کی تعداد کے لگ بھگ ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ بڑھتی ہوئی تعداد میرے لئے خوشی کا موجب ہے۔ یا میری فکروں میں اضافہ کا باعث کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ آجکل طلباء میں عدم ضبط کا جو رونا رویا جا رہا ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ کالجوں میں ایک ایسی تعداد کا پایا جانا ہے۔ جسے ایک پرنسپل سنبھال نہیں سکتا۔

آمد و خرچ:۔ سال رواں میں ہماری کل متوقع آمد ۳۰,۰۰۰ اور ہمارا کل متوقع خرچ ۱۳-۵,۵۹۳,۱ ہے۔ یعنی ۱۳-۷۵۵۹۳ کی رقم کا بار صدر انجمن احمدیہ ربوہ پر پڑے گا۔ جناب ناظم تعلیمات عامہ کی طرف سے ہمیں امسال بھی -/۵۰۰۰ روپیہ کی امدادی رقم دی گئی ہے۔ جس پر ہم ان کے بہت ممنون ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ہم ان سے یہ درخواست بھی کرتے ہیں۔ کہ ہمارے نتائج اور ہمارے کل اخراجات کے پیش نظر وہ اس رقم کو بڑھا کر آئندہ سال کم از کم -/۲۵۰۰۰ روپیہ کی امداد فرماویں۔ کیونکہ ہجرت کے بعد ہمیں تعلیم الاسلام کالج پر کل ۳/-/۱۳,۸۹۱,۱ روپے خرچ کرنا پڑا ہے۔ جس کے مقابل حکومت کی طرف سے ہمیں جو اس وقت تک امداد ملی ہے۔ وہ ۲۸۲۶۸ روپیہ ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:۔

۴۸-۱۹۴۷ء	....	صفر
۴۹-۱۹۴۸ء	....	صفر
۵۰-۱۹۴۹ء	امداد	-/۵۰۰۰
	مہنگائی الاؤنس	-/۳۶۵۸
۵۱-۱۹۵۰ء	امداد	-/۵۰۰۰
	مہنگائی الاؤنس	-/۳۶۵۸
۵۲-۱۹۵۱ء	گرانٹ	-/۵۰۰۰
	مہنگائی الاؤنس	-/۵۹۵۲
		-/۲۸۲۶۸

حکومت کی طرف سے ہمیں اس وقت تک صرف کل خرچ کے ۸ء۶ فی صدی کی امداد ملی ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ محکمہ تعلیم اس مہاجر ادارہ کے مالی معاملات سے پہلے سے زیادہ دلچسپی لے گا۔

اس کے علاوہ کالج کی مجلس عمومی و دیگر مجالس کی کل آمد -/۱۳/۵۹۷/ ۱۲ روپے ہے۔ اور کل خرچ -/۱۳/۵۹۷/ ۱۲ روپے ہے۔

وظائف و رعایات:۔ ہمارا کالج صحیح معنی میں غرباء کا کالج ہے۔ غریب جیبوں اور امیر ذہنوں کا گہوارہ۔ جہاں ہر فرقہ کے ہونہار طلباء مالی فکروں سے آزاد ہو کر قوم کا مستقبل بنانے کی جد وجہد میں مصروف عمل ہیں۔ چنانچہ ہمارے ۱۸۱ طلباء کو مختلف قسم کی فیس کی رعایت دی جا رہی ہے۔ اور قریباً ۹۱ طلباء مختلف قسم کے وظائف لے رہے ہیں۔ یعنی ۷۲ فی صدی سے اوپر طلباء مالی امداد حاصل کر رہے ہیں۔

کتب خانہ:۔ دوران سال میں قریباً ڈیڑھ ہزار کتب کا اضافہ ہوا۔ جن میں سے بہت سی مستند کتب براہ راست انگلستان سے منگوائی گئیں۔ دوران سال میں قریباً ساڑھے چار ہزار کتب طلباء کے مطالعہ میں رہیں۔ درجنوں رسائل و اخبارات سے اساتذہ و طلباء نے اپنی علمی معلومات میں اضافہ کیا۔

فضل عمر ہوسٹل

تعداد طلباء:۔ امسال طلباء کی تعداد کم و بیش ۱۵۰ رہی۔ کالج کے اصل دار الاقامت ہنوز غیر مسلم و مسلم کیمپ ہیں۔ صرف ایک بازو پر امسال قبضہ حاصل کر کے اسکی مرمتوں پر کم و بیش چھ ہزار روپیہ خرچ کیا گیا۔ پھر بھی جگہ کی تنگی بدستور ہے۔ حکومت سے ہماری استدعا ہے۔ کہ وہ کم از کم ایک دار الاقامت پر مت کروا کے ہمیں دے۔ تاکہ ہم اپنی بڑھتی ہوئی ضرورت پوری کر سکیں اور باورچی خانوں اور کھانے کے کمروں کا جو فقدان اس وقت ہے۔ وہ دور ہو سکے۔

صحت:۔ طلباء کی عام صحت عرصہ زیر رپورٹ میں اچھی رہی۔ قیام صحت کے لئے جو تدابیر اختیار کی گئیں۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:۔

(ا) ڈی۔ ڈی۔ ٹی وغیرہ جرم کش ادویہ کا باقاعدہ استعمال۔

(ب) ٹائیفائڈ اور ہیضہ کے ٹیکے طلباء کو لازماً لگنا۔

(ج) ملیریا کے ایام میں پابندی کے ساتھ کونین وغیرہ کا استعمال۔

(د) پیدائشی کمزور طلباء کو مفت خالص دودھ۔ وٹامنز۔ کاڈلیور آئل۔ سویابین اور گریپ فروٹ کا دیا جانا۔

مرض کے شدت پکڑنے پر کالج کے خرچ پر لاہور کے بہترین ڈاکٹروں سے مشورہ لیا جاتا ہے۔ اور مہنگی ترین ادویہ مہیا کی جاتی ہیں۔ طالب علم کی جان روپیہ سے زیادہ قیمتی سمجھی جاتی ہے۔

مطبخ:۔ مطبخ کا انتظام افسران ہوسٹل کی زیر نگرانی مجلس مطبخ کے سپرد ہے۔ مجلس منتظمہ کا انتخاب عام طور پر ماہانہ ہوتا ہے۔ کالج کی دکان کی نگرانی بھی عموماً یہی مجلس کرتی ہے۔ ہمارا مطبخ اپنے خرچ اور کھانے کی عمدگی کے لحاظ سے بہترین ہے۔ اس کے باوجود جنوری ۱۹۵۲ء تک خرچ ساڑھے پانچ آنے فی خوراک سے نہیں بڑھا۔ مگر گندم کی اچانک گم شدگی کے نتیجہ میں فروری سے غریب طلباء کو ایک آنہ فی خوراک کے حساب سے مزید ٹیکس دینا پڑ رہا ہے۔ جو حکومت کے خزانہ میں جانے کی بجائے سیاہ دکانوں کی تجوریوں کی زینت ہے۔

تعلیم و تربیت:۔ ہوسٹل میں تربیت کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ کوشش کی جاتی ہے۔ کہ ہر مسلمان طالب علم نماز ادا کرے اور قرآن کریم

اور حدیث شریف کے درس میں باقاعدگی کے ساتھ شامل ہو۔ ان درسوں میں بنیادی اسلامی مسائل پر روشنی ڈالی جاتی ہے

ہوسٹل یونین:- اس مجلس کے ہفتہ وار اجلاس باقاعدگی سے ہوتے رہے۔ جن میں طلبہ نے شوق سے حصہ لیا۔ اس مجلس نے تین تقریری مقابلے کرائے۔ دو اردو میں ایک انگریزی میں۔ جن کے بعض عنوان درج ذیل ہیں:-

(۱) امن عالم کیلئے کمیونزم کو ختم کر دینا ضروری ہے،

(۲) اسلام کا اقتصادی نظام

(۳) مسئلہ کشمیر اور یو این او

(4) EXISTANCE OF AN ISLAMIC BLOCK IS THE ONLY WAY TO THE WORLD PEACE

(5) LUXURIES SHOULD BE ABOLISHED

مبلغین اسلام کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے اس مجلس نے مکرم کے عطاء الرحمن مبلغ فرانس اور مکرم ملک احسان الحق مبلغ مغربی افریقہ کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ یونین کے صدر محمد اسلم باجوہ ہیں۔

المنار

کالج کے میگزین المنار کے حصہ انگریزی کے مدیر اعلیٰ مکرم پروفیسر اخوند محمد عبد القادر ایم اے اور حصہ اردو کے مدیر اعلیٰ مکرم شیخ محبوب عالم خالد ایم اے ہیں۔ اس میں زیادہ تر تحقیقی و تنقیدی معیاری علمی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ جو طلبہ کی معلومات میں اضافہ کے ساتھ ان میں صحت مند علمی و ادبی میلان پیدا کرنے کا باعث ہوتے ہیں۔ ادارہ مکرم ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی۔ مکرم پروفیسر عبد السلام مکرم صوفی محمد عبد العزیز۔ مکرم بشارت الرحمن اور مکرم فیض الرحمن فیضی کا بالخصوص ممنون ہے۔ جن کے رشحات قلم المنار کے لئے باعث زینت ہوئے۔

طلبہ میں سے ملک مسعود احمد۔ محمد اسلم باجوہ۔ نور الدین انجم۔ نسیم احمد۔ عبد اللطیف۔ نفیس احمد اسلم۔ محمد ذکریا طاہر سید بشارت احمد۔ لطف المنان ساحر۔ محمد شفیق اور محمد یونس کے مضامین قابل ذکر ہیں۔

علمی مشاغل

نصاب کی چند معینہ کتب میں توجہ کو الجھائے رکھنا پریشانی دماغ کا باعث تو ہو سکتا ہے۔ مگر ذہن میں وہ جلا پیدا نہیں کر سکتا۔ جس کا دوسرا نام علم ہے۔ پس ہماری یہ کوشش رہتی ہے۔ کہ طلبہ اپنے قیمتی وقتوں کا ایک حصہ ان کتب کے پڑھنے پر خرچ کریں۔ جنہیں بالائے نصاب کہا جاتا ہے۔ اور نگاہے گاہے ان مشہور و معروف ماہرین فن کے خیالات کو سنیں۔ جو بلند تر خیالی اور دیدہ ور فکر کو اکساتے ہیں۔ چنانچہ کالج کی علمی و ادبی مجلسیں عرصہ زیر رپورٹ میں مشغول کار ہیں۔ جس کے نتیجہ میں قریباً ۱۲ فضلاء اور ماہرین فن کے خیالات سننے کا ہمارے طلبہ کو موقعہ ملا۔ ان مشاغل کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مجلس عمومی:- مجلس عمومی تعلیم الاسلام کالج کی سب سے بڑی مجلس ہے۔ اور کالج کے جملہ طلباء اس کے رکن ہیں اس مجلس کے زیر اہتمام طلبہ فن تقریر اور اسلوب تحریر میں نام پیدا کرنے کی مشق کرتے ہیں۔ مکرم مقبول الٰہی ایم اے کی زیر نگرانی یہ مجلس بدستور شاہراہ ترقی پر گامزن ہے طلباء ہر اجلاس میں اپنے ذوق و شوق کا مظاہرہ کرتے ہوئے جوق در جوق شامل ہوتے رہے۔ ہر ماہ کی پہلی تین جمعرات کو مجلس کے اجلاس منعقد ہوتے رہے جن میں طلبہ کے علاوہ اساتذہ اور ملک کی بعض مشہور و معروف ہستیاں اپنے قیمتی اور بیش بہا خیالات سے طلباء کو مستفیض فرماتی رہیں اس سال ہمارے کالج کی طرف سے ایم اے او کالج کے ایک بین الکلیاتی تقریری مقابلہ میں ایک ٹیم نے حصہ لیا۔ اور اسلامیہ کالج کے تائیبیوبیل مشاعرہ میں بھی ہمارے کالج کی طرف سے دو طالب علم شریک ہوئے مجلس کے زیر اہتمام

Flight lieut. M. W. Banach

نے ایک تقریر فرمائی۔ جس میں طلباء کو ایئر فورس سے روشناس کرایا گیا۔ اور انہیں ایئر فورس میں شامل ہونے کی ترغیب دی گئی (۲) مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ سابق مبلغ اسلام شام نے طلباء سے خطاب فرمایا۔ اس سال بھی حسب معمول مجلس کے زیر اہتمام انگریزی و اردو میں تقریری و تحریری مقابلے ہوئے۔ طلباء نے تقریر و تحریر کے ذریعہ سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

(۳) ماہ مئی کے آخر میں عزت مآب چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان نے انگریزی میں مسئلہ کشمیر پر تفصیلاً روشنی ڈالی۔ فاضل مقرر نے قضیہ کشمیر کی مختصر تاریخ بیان کرنے کے بعد یو این او میں کشمیر کے متعلق جو بحث ہوئی۔ اس سے حاضرین کو آگاہ فرمایا۔

مجلس ارشاد

اس مجلس کے صدر مکرم مولوی ارجمند خان فاضل ہیں طلباء میں مذہب و اسلام سے دلچسپی پیدا کرنا اور انہیں صحیح اسلامی تعلیمات سے واقف کرنا اس مجلس کے مقاصد میں سے ہے۔ ان اغراض کے لئے اس مجلس کے زیر اہتمام

۱۔ مکرم مولوی ابو العطاء فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر	حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات روحانی
۲۔ مکرم مولوی جلال الدین شمس سابق امام مسجد لندن	قرآنی علوم حاصل کرنے کی ضرورت
۳۔ مکرم ملک عطاء الرحمن مبلغ اسلام فرانس	یورپ میں اسلام
۴۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد بی اے ایل ایل بی سابق امام مسجد لندن	مغرب میں مبلغین اسلام کی مشکلات
(۵) مکرم مولوی غلام احمد فاضل	نماز پڑھنا کیوں ضروری ہے

نے بالترتیب تقاریر فرمائیں۔ نیز اس مجلس کے زیر اہتمام

۱۔ کمیونزم

۲۔ کمیونزم اور اسلام

دو رسالے شائع کئے گئے۔ جن میں کمیونزم پر اسلامی اقتصادیات کی برتری ثابت کی گئی۔

(باقی)

افادات امام ابن قیم

ترجمہ از محی الدین سلفی

دعوتِ حق سے انحراف کے اسباب

یہ ترجمہ ہم علامہ ابن قیمؒ کی مشہور کتاب "مفتاح دار السعادۃ" سے پیش کر رہے ہیں۔ علامہ صاحب نے اس میں بتایا ہے۔ کہ ایک شخص حق کے جاننے کے باوجود اس کا ساتھ کیوں نہیں دیتا۔ اور کس طرح حیلے بہانے گھڑ کر راہ فرار اختیار کرتا ہے۔ (سلفی)

ایک شخص حق کا علم رکھنے کے باوجود عمل اس کے خلاف کرتا ہے۔ کیوں؟ اس کے چند اسباب ہیں۔

(۱) اس کا علم خام ہو۔ اور اسے معرفت پوری طرح حاصل نہ ہو سکی ہو۔

(۲) حق کی معرفت تو اسے پوری طرح حاصل ہوتی ہے لیکن وہ اپنے نفس کی نااہلی اور ناپاکی کی بناء پر اس قابل ہی نہیں ہوتا کہ کوئی نصیحت قبول کر سکے۔ اور اپنے علم سے فائدہ اٹھا سکے۔ اس کی مثال سنگلاخ زمین کی سی ہے۔ جس میں موسلا دھار بارش برسنے کے باوجود پانی کوئی اثر نہیں کرتا۔ اور نہ اس میں کوئی پودا اگتا ہے۔ اگرچہ بیج کتنا ہی اچھے سے اچھا ڈالا جائے۔ جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے لوگوں کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:-

إن الذين حقت عليهم كلمت ربك لا يؤمنون ولو جاءتهم كل آية حتى يروا العذاب الأليم

(سورہ یونس)

جن لوگوں پر تیرے رب کی بات ٹھیک آ گئی۔ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اگرچہ ان کے پاس سب نشانیاں آئیں۔ یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب دیکھیں۔

دوسری جگہ فرمایا:-

ولو أننا نزلنا إليهم الملئكة وكلمهم الموتى وحشرنا عليهم كل شيء قبلا ما كانوا ليؤمنوا إلا أن يشاء الله

(انعام)

اگر ہم ان کی طرف فرشتے اتار دیں اور مردے ان سے باتیں کریں اور ہر چیز کو ان کے سامنے جمع کر دیں۔ وہ ہرگز ایمان لانے والے نہیں۔ مگر جس کو اللہ توفیق دے

اور ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

قل انظروا ماذا في السموت والأرض وما تغني الآيات والنذر عن قوم لا يؤمنون

کہہ دیکھو آسمانوں اور زمین میں کیا کچھ ہے۔ اور ایمان نہ لانے والی قوم کو نشانیاں اور ڈرانے والے کافی نہیں ہیں۔

قرآن میں اس قسم کی بہت مثالیں ہیں۔ کہ جب دل ہی پتھر ہو جائے۔ تو اس کے لئے علم بے اثر ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح جب وہ کسی مرض کا شکار ہو جائے۔ معدوم و مبہوت اور صلاحیت سے محروم ہو جائے۔ یہ علم اسے کیا سہارا دے سکتا ہے۔

(۳) تکبر اور حسد کی وجہ سے بھی وہ حق کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتا۔ چنانچہ ابلیس نے اسی وجہ سے اللہ کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ اور یہ مرض شروع سے لے کر آج تک چلا آ رہا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ یہود وغیرہ بھی اسی وجہ سے ایمان نہ لائے۔ حالانکہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ اور اچھی طرح جانتے تھے کہ آپ سچے نبی ہیں۔

عبد اللہ بن ابی۔ ابو جہل اور دوسرے مشرکین بھی اسی وجہ سے اسلام سے محروم رہے کیونکہ ان کو آپ کی صداقت میں کوئی شبہ نہیں تھا۔ بلکہ تکبر اور حسد کی بناء پر ہی وہ کفر و شرک پر اڑے رہے۔

(۴) حکومت و اقتدار کا نشہ بھی قبول حق میں مانع ہوتا ہے اگرچہ حاکم متکبر نہ ہو۔ کیونکہ اس کے لئے یہ ناممکن ہوتا ہے۔ کہ وہ اطاعت حق بھی کرے اور اقتدار کی مسند پر بھی جما رہے۔ چنانچہ وہ اپنے اقتدار کو بچانے کی خاطر حق سے منحرف ہو جاتا ہے۔ اس کی واضح مثال فرعون کی ہمارے سامنے ہے۔ وہ موسیٰ علیہ السلام کو نبی برحق جانتا ہو۔ محض اس بناء پر ایمان نہیں لایا۔ کہ اس سے اقتدار حکومت پر چوٹ پڑتی تھی۔

(۵) اہل کتاب میں سے اکثر ان کی محبت کی وجہ سے ایمان نہ لائے۔ کیونکہ انہیں ڈر تھا۔ کہ ایمان لانے کے بعد اس مال و دولت سے جو انہیں چڑھاووں سے ... ہو جاتی تھی جو ان کو قوم کی طرف سے ملتی تھی۔ کفار قریش آدمی کو بالا نفسانی خواہشات کو ابھارتے ہوئے ایمان سے روکتے تھے۔ چنانچہ ... کے پاس جا کر کہتے تھے کہ دیکھو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) زنا اور شراب کو حرام ٹھہراتا ہے۔ اعشیٰ شاعر کو اسلام سے اسی طریقہ سے روکا گیا۔ آخرکار اس نے کہہ ہی دیا۔ کہ میں شراب کو نہیں چھوڑوں گا۔ اور بلا خوف خطر پیوں گا کیونکہ اگر میں اسلام لے آیا۔ تو اسلام مجھ کو اس سے محروم کر دے گا۔ بلکہ اس کے پینے پر سزا بھی دے گا۔ ان میں سے بعض یہ کہتے کہ مجھی میرے رشتہ دار صاحب جائداد ہیں۔ اگر میں اسلام لے آیا تو مجھے ان کی جائداد سے کوئی ورثہ نہیں ملے گا۔ ابھی تو اس کی امید لگائے بیٹھا ہوں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بہت سے لوگ اسی وجہ سے کفر پر جمے رہتے ہیں۔ کہ ان میں مال و دولت اور عیش و راحت کا جذبہ قوی ہوتا ہے۔ اور ایمان کا محرک کمزور ہو جاتا ہے تو وہ شہوت کے تقاضے کو پورا کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور حق واضح۔ بے نقاب دیکھنے کے باوجود کہہ دیتے ہیں کہ ہم اپنے باپ دادا کو نہیں چھوڑ سکتے

(۶) گھر والوں اور رشتہ داروں کی محبت بھی اس کے راستے میں حائل ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ دیکھتا ہے۔ کہ اگر اس نے حق کی پیروی کی تو اس کے رشتہ دار اس کی مخالفت کریں گے اور اس کو گھر سے نکال کر بائیکاٹ کر دیں گے۔ بہت سے لوگ اپنی قوم۔ گھر والوں۔ اور رشتہ داروں کی محبت کی وجہ ہی سے کفر پر جمے رہے۔

(۷) وطن کی محبت بھی اس کو قبول حق سے روکتی ہے چاہے وطن میں کوئی رشتہ دار ہو یا نہ ہو جب کہ وہ دیکھتا ہے کہ رسول کی پیروی کرنے سے مجھے گھر بار چھوڑ کر ہجرت کی راہ اختیار کرنی پڑے گی۔ تو وہ اپنے وطن کی خاطر حق کو چھوڑ دیتا ہے۔

(۸) یہ خیال بھی اس کو روکتا ہے کہ اسلام اور رسول کی پیروی سے اس کے باپ دادا طعن و تشنیع اور مذمت و عار کا نشانہ بنیں گے۔ تو وہ اسلام سے رک جاتا ہے۔

(منقول از روزنامہ تسنیم لاہور ۹ اپریل ۱۹۵۲ء)

مشرقی پاکستان کی انجمن احمدیہ کی تبلیغی مساعی

گذشتہ سرکلر کے بعد دو اور بیعتیں ہوئیں - تاروا جماعت کے پریذیڈنٹ جناب احمد علی صاحب کی معرفت ایک صاحب نے بیعت کی - دوسری بیعت کنندہ لالہ شور ائی کی ایک خاتون ہیں - ۲۱ مارچ کے سرکلر میں ۱۲ بیعتوں کا ذکر کیا گیا تھا - بعد میں معلوم ہوا - کہ چودہ احباب نے بیعت کی تھی - شال گاؤں ٹیڑہ کے ایک صاحب نے ودیشل عبد السلام صاحب کی وساطت سے اور ایک صاحب تاروا کے رہنے والے نے بیعت کی تھی -

(۲) گروڈا (برہمن بڑیہ) سے بی بی مالک النساء صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ خبر دیتی ہیں - کہ ۲۲ مارچ کو مذکورہ گاؤں میں عبد الرزاق بھوتیاں صاحب کے مکان پر لجنہ اماء اللہ کا ایک جلسہ ہوا - تلاوت قرآن مجید کے بعد ڈاکٹر ہاجرہ بیگم نے بیعت کے دس شرائط پڑھ کر سنائے - حسینہ بانو صاحبہ نے بنگلہ و اردو نظم پڑھ کر سنائی - آخر میں جناب امیر الدین بھوتیاں صاحب نے "عورتوں کے فرائض" کے موضوع پر تقریر کی - مجلس میں غیر احمدی مستورات بھی شامل ہوئیں -

(۳) درگا رام پور سے فقیر محمد یعقوب علی صاحب نے خبر دی ہے - کہ وہاں پر احمدیوں کے خلاف سخت مخالفت پھیل رہی ہے - فقیر محمد صاحب نے اپنے گھر پر ہی باجماعت نماز پڑھنے کا انتظام کیا ہے - جمعہ اور پنجگانہ نمازیں 22، 23 آدمیوں کی جماعت ہوتی ہے - حال ہی میں احمدیوں کا بائیکاٹ کیا گیا ہے - فقیر صاحب جماعت سے درخواست کرتے ہیں - احباب درگا رام پور کی جماعت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں - کہ شریروں کی سازش کو اللہ تعالیٰ ناکام کرتے ہوئے سلسلہ کو ترقی اور جماعت کی حفاظت فرمائے - آمین -

(۴) چٹاگانگ مجلس خدام الاحمدیہ نے ایک میٹنگ میں محمد یوسف علی صاحب کو قائد منتخب کیا ہے - اسی طرح رنگ پور کی مجلس نے مقبول احمد خان صاحب کو قائد منتخب کیا ہے -

(۵) احباب کی اطلاع کے لئے گذارش ہے - کہ جمال پور (سلہٹ) کے ہمارے ایک بھائی عبد الشہید صاحب کے اوپر ظلم کرنے والوں کو عدالت کی طرف سے ان کے ظلم کی وجہ سے مناسب سزا دی گئی ہے - اپیل کے بعد بھی یہ سزا بحال رکھی گئی ہے -

(۶) ہم نے پچھلے ایک سرکلر میں سلیم اللہ صاحب کی تبلیغی سرگرمیوں کی خبر دی تھی - آپ نے پندرہ دنوں میں ۳۵ گاؤں کا دورہ کیا - اور چار سو چالیس آدمیوں کو پیغام احمدیت پہنچایا - آپ کو ایک سکول میں نامناسب طور پر چار گھنٹے تک مقید رکھا گیا - اور غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے زور دیا گیا - لیکن پھر بھی آپ نے اکیلے ہی نماز ادا کی - جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے یہ خبر پا کر صوبائی امیر صاحب کو لکھا ہے - کہ آپ سلیم اللہ صاحب کو میری طرف سے دلی مبارکباد پیش کریں - اللہ تعالیٰ ان کو اور بھی اسلام کے لئے وقت صرف کرنے کی توفیق دے - یہی وہ مبارک وجود ہیں - جو دونوں جہانوں میں اللہ تعالیٰ سے انعام پانے والے ہیں

اعلانات:- (۱) صوبائی تبلیغی سیکرٹری مولوی دولت احمد خان صاحب خادم تمام انجمنوں کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹری صاحبان کو اطلاع دیتے ہیں - کہ بہت سی انجمنوں سے تبلیغی رپورٹ ماہانہ بھیجنے میں سستی ہو رہی ہے - امید کی جاتی ہے - کہ اس اعلان کے بعد ان کی ماہانہ تبلیغی رپورٹ باقاعدہ بروقت ملا کرے گی - (۲) "تبلیغ سے انسان کی کئی کمزوریاں رفع ہو جاتی ہیں" آپ یہ نسخہ آزما کر دیکھیں -

"اردو اور بنگلہ زبان":- جناب صوبائی امیر صاحب اطلاع دیتے ہیں - کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے ان کو خبر دی ہے - کہ مشرقی پاکستان میں بنگلہ اور اردو دونوں زبانوں پر یکساں طور پر توجہ دی جائے - یعنی کوئی احمدی ایک زبان پر زیادہ زور دے کر دوسری زبان کے متعلق غفلت نہ کرے - حضور پرنور کا مزید ارشاد ہے - کہ جو لوگ بنگلہ نہیں جانتے وہ بھی حتی الوسع ہر ممکن کوشش کے ساتھ اردو سیکھیں - حضور پرنور کے ارشاد عالیہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر احمدی مرد اور عورت سے درخواست ہے - کہ وہ اس طرف متوجہ ہوں - اس طرح سے ہم لوگ ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھ سکیں گے - اور ہماری دوستی کا رشتہ اور زیادہ مضبوط ہو جائے گا - (منقول از "احمدی" جولائی اگست سنہ ۱۹۵۰ء)

(۷) ڈھاکہ نرائن گنج - تیج گاؤں - بھاڈ گاؤں - کوبٹیا وغیرہ جگہوں میں تبلیغ خاص کا کام جاری ہے - جن دوستوں نے ابھی تک تبلیغ خاص میں حصہ نہیں لیا - وہ اس میں جلد حصہ لے کر ثواب حاصل کریں - تعلیم یافتہ لوگوں میں انگلش قرآن مجید مع تفسیر - دیباچہ قرآن مجید نیز سلسلہ کی دوسری کتب پڑھنے کے لئے عاریتاً پیش کرنا تبلیغ کا ایک نہایت مؤثر ذریعہ ہے - صاحب حیثیت احباب اس طرف توجہ کریں - (خاکسار عبد الصمد خان چوہدری انچارج سرکلر - بخشی بازار روڈ - کلکتہ -)

اعلان دار القضاء

بمطالبہ عائشہ بیگم صاحبہ بذریعہ میاں دوست محمد خان صاحب حجانہ ضلع ڈیرہ غازی خان بنام میاں عطاء محمد صاحب حجانہ مقدمہ ازدواجیت مخدوم رشید تحصیل و ضلع ملتان مقررہ کمیشن کی رپورٹ کے پیش نظر کہ مدعیہ عائشہ بیگم صاحبہ کی طرف سے کوئی درخواست دار القضاء میں نہیں دی گئی - مقدمہ داخل دفتر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے - جس کی اطلاع فریق مدعی علیہ کو معمولی طریق سے نہیں ہو سکی - اس لئے انہیں بذریعہ اعلان اس کی اطلاع دی جاتی ہے -

(ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

اعلان دار القضاء

مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب کارکن نظارت تالیف نے مکرم مستری فخر الدین صاحب ولد فضل دین صاحب سابق ساکن محلہ دار الفضل قادیان سے مبلغ ۔۔۔۔ روپے بابت قرضہ واپس دلانے کی درخواست دی ہے - اس لئے مدعا علیہ جہاں کہیں ہوں - بیس یوم تک اس کا جواب تحریر کریں - اور برائے پیروی مورخہ ۵/۲۵ کو دار القضاء میں تشریف لائیں نیز اپنے ایڈریس کی اطلاع دفتر ہذا کو بھجوائیں -

(ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

یہ مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے

ہر احمدی کو چست ہونا چاہیئے - وہ جہاں کہیں ہو - وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کا پتہ روانہ کرے ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے -

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

(ناظر بیت المال)

آج ہم نے اقتصادی ترقی کی طرف پہلا قدم اٹھایا ہے

مسلم لیگ زرعی پیداوار بڑھانے کیلئے تحریک جاری کرے گی

رسول بجلی گھر کی رسم افتتاح کے موقع پر وزیر اعلےٰ پنجاب کی تقریر

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

لاہور ۱۱ اپریل۔ کل وزیر اعلےٰ پنجاب جناب میاں ممتاز محمد دولتانہ نے رسول کے بجلی گھر کا افتتاح کیا جس سے ۲۲۰۰۰ کلوواٹ بجلی پیدا ہو سکے گی۔ کارخانے میں دو جنریٹر نصب کئے گئے ہیں جن سے گیارہ گیارہ ہزار کلوواٹ بجلی میسر ہوگی اور بوقت ضرورت اسی طاقت کا تیسرا جنریٹر لگانے کے لئے بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔ یاد رہے کہ اس وقت جوگندر نگر (ہندوستان) سے ہمیں کل ۱۰ ہزار کلوواٹ بجلی ملتی ہے جسے پنجاب کی مختلف ضروریات پر صرف کیا جاتا ہے۔ لیکن اب پاک پنجاب ہندوستانی بجلی سے بے نیاز ہو گیا ہے وہ اپنا کاروبار اپنی برقی قوت کے بل پر چلا سکے گا۔ مذکورہ بالا بجلی گھر پر ۶ کروڑ روپیہ صرف ہوا ہے اور پورے چھ سال کی محنت سے یہ پایہ تکمیل کو پہنچا ہے۔

رسول کے بجلی گھر کے افتتاح کی اس شاندار تقریب میں وزراء پنجاب متعلقہ افسران مسلم لیگی کارکنوں کے علاوہ ہزاروں دیگر اشخاص نے بھی شرکت کی۔ عورتوں کے لئے پردے کا خاص انتظام تھا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد خواجہ عبد الغفور صاحب چیف انجینئر محکمہ آبپاشی۔ اور مسٹر جان ایچ ریپلی چیف انجینئر محکمہ بجلی نے یکے بعد دیگرے ایڈریس پیش کئے جس میں انہوں نے بجلی گھر کی تعمیر کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اس کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور اب یہ بجلی گھر پنجاب کے لئے کتنی بڑی نعمت ہے۔

وزیر اعلےٰ کی تقریر

میاں ممتاز محمد دولتانہ وزیر اعلےٰ پنجاب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ہمارے لئے واقعی مسرت و انبساط کا دن ہے۔ کیونکہ ہم ایک بہت بڑے بجلی گھر کا افتتاح کر رہے ہیں۔ لیکن اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ یہ ہماری تمناؤں کی تکمیل ہے۔ بلکہ پنجاب کی اقتصادی ترقی کی طرف یہ تو سب سے پہلا قدم ہے۔ اب ہم اپنی مزید امیدوں کی نقشہ بندی زیادہ عزم و استقلال سے کر سکیں گے۔ ہمارے ملک کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی نعمتیں دی ہیں۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ان نعمتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ آپ نے فرمایا کہ کوئی قوم صنعت و حرفت کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی اور ترقی یافتہ انڈسٹری بجلی کی مرہون منت ہوا کرتی ہے۔ اس لئے ہمیں زیادہ سے زیادہ بجلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ آج سے چالیس برس پہلے آزادی روس کے وقت روسی حکومت نے جو نعرہ اپنی قوم کو دیا تھا وہ یہی تھا کہ "بجلی پیدا کرو" چنانچہ روس نے بجلی کی وجہ سے اتنی ترقی کی کہ آج وہ دنیا کے سب سے زیادہ ترقی یافتہ ملکوں میں سے ایک ہے۔

بجلی کے مزید منصوبے

بجلی پیدا کرنے کے مزید منصوبوں کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعلےٰ نے فرمایا کہ بجلی کی اسی اہمیت کے پیش نظر پاکستان کی مرکزی اور صوبائی حکومتیں ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے نہایت سرعت سے کام کر رہی ہیں۔ چنانچہ صوبہ سرحد کی ورسک سکیم کی تکمیل پر پاکستان کو ایک لاکھ کلوواٹ سے زائد بجلی حاصل ہو جائے گی۔ پنجاب میں تونسہ بیراج اور میانوالی کے منصوبے سے دو لاکھ کلوواٹ سے زائد بجلی فراہم ہو گی۔

امداد باہمی کے اصول پر کاشتکاری

زرعی اصلاحات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا! پنجاب بجا طور پر اپنے اصلاح شدہ اور ترقی یافتہ زرعی نظام پر فخر کر سکتا ہے۔ ہم نے کسانوں کے ساتھ ناانصافیوں کو ختم کر دیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اب مالک اور کسان کے تعلقات خوشگوار رہیں گے اور کاشتکار کا حق کوئی نہیں دبا سکے گا۔ لیکن ان اصلاحات سے ہم کسان کی فی ایکڑ پیداوار میں کوئی اضافہ نہیں کر سکے۔ پاکستان کا کاشتکار زیادہ محنتی جفاکش اور ایماندار ہے۔ اور ہماری زمین بھی زرخیز ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہماری فی ایکڑ پیداوار مغربی ممالک کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ کاشتکاری ٹریکٹروں وغیرہ کے ذریعہ سے کرائی جائے جس سے چند امیر فائدہ اٹھائیں اور وہ کام جو ہزاروں غریب کاشتکار کرتے ہیں وہ دستبردار کرنے لگیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے زرعی پیداوار کو بڑھانے کے لئے امداد باہمی کے اصولوں پر کاشتکاری کی ضرورت ہے۔ اس طرح ہر چھوٹا بڑا مالک زمین اپنی ملکیت کو برقرار رکھتے ہوئے ہر وہ سامان برائے کاشتکاری حاصل کر سکے گا جو ایک امیر آدمی کو میسر ہو سکتا ہے۔

مسلم لیگ کا فرض

آپ نے فرمایا کہ مسلم لیگ کا فرض ہے کہ وہ زرعی پیداوار کو بڑھانے کے لئے تحریک جاری کرے مسلم لیگ کے ہر ممبر کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ قومی خدمت کرے اور آئندہ لیگ کا ٹکٹ اور ڈسٹرکٹ بورڈ وغیرہ کی ممبری کے کسی امیدوار کی صلاحیت کا فیصلہ اس کی قومی خدمت کو دیکھ کر کیا جائے گا۔ ملک کی تعمیر و ترقی ہمارا مقدس فرض ہے

کھیرا متعدد امراض کا علاج

ایتھنز۔ ۱۱ اپریل۔ یونانی میڈیکل اور سرجیکل سوسائٹی کے یہ دفیر اور سپیشلسٹ اس خیال کے تحت کھیرے کا مطالعہ کر رہے ہیں کہ یہ السر (پیٹ کا پھوڑا) گردے اور جگر کے امراض کے علاوہ گنٹھیا کے لئے مفید علاج ثابت ہو سکے۔

ایک یونانی عورت نے دعویٰ کیا ہے کہ کھیرے کے پودے سے تیار کردہ ایک دوائی نے اس کا قدیم ترین مرض دور کر دیا ہے۔

مریضوں کی اتنی بڑی تعداد نے یہ دوائی طلب کرنی شروع کر دی ہے کہ طبی حکام کو اس کا استعمال مزید تحقیقات کے بغیر کرنے کی روک تھام کرنا پڑی۔ (اسٹار)